REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ ″

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ دس نئے پیسے

۷ صفر ۱۳۸۲ھ

الفضل

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۰ وفا ۱۳۴۱ ش ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ سے نخلہ تشریف لے گئے

ربوہ ۹ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح ۶½ بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار ربوہ سے نخلہ تشریف لے گئے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کے وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار لینے کی وجہ

یہ اس لئے ہے کہ تا میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے

"تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے ۔ ذرہ سی نئی زمین کسی کو مل جاوے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہے تا کہ زمین آباد ہو ..... پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں، کیوں یہاں آ کر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے تو پھر اس کی فصل کے پکنے اور بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے ۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

مکرم قاضی نعیم الدین صاحب ربوہ سے روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے پُر خلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ۹ جولائی ۔ مکرم قاضی نعیم الدین صاحب اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے کل مورخہ ۸ جولائی بروز اتوار چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہو گئے ۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو پُر خلوص طور پر الوداع کہا ۔ احباب نے مصافحہ و معانقہ کر کے اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے مکرم قاضی نعیم الدین صاحب کوئٹہ ہوتے ہوئے کراچی جائیں گے ۔ اور پھر وہاں سے بیرون پاکستان تشریف لے جائیں گے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ جولائی ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

احباب جماعت سے دعا کی درخواست اور ایک ضروری گزارش

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہوگا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے کافی خراب چلی آ رہی ہے آپ کو گردے کی درد کی تکلیف اور بائیں کولہے کے جوڑ میں سوزش اور درد ہے نیز شدت گرمی کے باعث Heat exhaustion بھی ہے اور ان تمام عوارض کے باعث آپ کو کمزوری بہت ہو گئی ہے ۔ احباب جماعت خاص طور پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی جیسے قیمتی وجود کیلئے دعائیں کرتے رہیں ۔ خاکسار نے دیکھا ہے کہ اکثر دوست حضرت میاں صاحب کو اس بیماری میں بھی تکلیف دیتے رہتے ہیں ۔ اور ملاقاتوں کا سلسلہ نیز خطوط کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے حضرت میاں صاحب کو مزید کوفت ہوتی ہے ۔ تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کی اس بیماری اور کمزوری کے پیش نظر آپ کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچائیں ۔ لہٰذا خاکسار طبی لحاظ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ دوست کم سے کم ملاقاتوں کے لئے تشریف لائیں سوائے اشد ضروری جماعتی کام کے حضرت میاں صاحب سے ملنے کی کوشش نہ کی جائے اور نہ ہی درخواستیں بھجوائی جائیں ۔ اشد مجبوری کے لئے اگر ملاقات کرنی مقصود ہو تو حضرت صبح آٹھ بجے سے نو بجے کے درمیان ملاقات ہو سکے گی ۔ امید ہے تمام احباب اس کی پابندی فرمائیں گے خصوصاً اہل ربوہ جن میں مستورات بھی شامل ہیں ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۲ء

جدید طبعیاتی انکشافات نے نیچریوں کی تکذیب کر دی

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کے متعلق لکھا تھا کہ بعض نیچر پرستوں نے آپ کی ایسی پیدائش سے اس بناء پر انکار کیا ہے کہ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ حالانکہ ایسا کہنا صحیح نہیں ہے قرآن کریم نے پیدائش حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی مثال ......آدم کی پیدائش سے دی ہے جو نہ صرف باپ کے بغیر ہوئی بلکہ ماں کے بغیر بھی ہوئی

مسئلہ ارتقاء والے آدم کی پیدائش کا جوڑ دوسرے جانوروں سے ملاتے ہیں چنانچہ ڈارون نے کہا ہے کہ آدم کا مورث اعلےٰ بندر اور آدم کے درمیان ایک قسم کا وجود تھا جو اب ناپید ہو چکا ہے۔ اس کو زنجیر زندگی کی ایک گمشدہ کڑی کہا جاتا ہے۔ مگر سائنس آج تک یہ ثابت نہیں کر سکی کہ بندر اور آدم کے درمیان کوئی ایسی ہستی واقعی زمین پر کسی وقت موجود رہی ہے اور اب تک یہ محض قیاس ہی قیاس چلا آ رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر بندر اور آدم کے درمیان کوئی ہستی ہوتی اول تو کوئی وجہ نہیں کہ بندر اور انسان تو موجود ہو اور وہ ہستی جو بہرحال بندر سے اپنی ساخت میں اعلیٰ ہونی چاہیئے۔ ایسی مفقود ہو جاتی کہ زمین سے اس کا نام و نشان ہی مٹ جاتا حالانکہ کئی اقسام کے بندروں کے پنجر مل چکے ہیں اور قدیم انسان کے بھی بہت سے پنجر چٹانوں میں پیوست پائے گئے ہیں۔ مگر آج تک کسی ایسی ہستی کا پنجر بھی نہیں مل سکا۔ جس کو آدم اور بندر کی درمیانی کڑی کہا جا سکے۔ اگرچہ بعض دفعہ بندروں یا قدیم انسانوں کے پنجروں کو سائنسدانوں نے اپنے نظریۂ ارتقاء کے ثبوت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو ہر وقت ناکام ثابت ہوئی ہے

پھر اگر کوئی ایسی ہستی جس کا ڈھانچہ واقعی بندر اور انسان کے درمیان کے کسی جانور سے ملتا ہو دریافت بھی ہو جائے تو اس سے بھی ہرگز یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ انسان کا بندر سے ارتقاء ہوا ہے۔ یقیناً سائنسدانوں کی یہ تھیوری بھی وہی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح عیسائیوں اور ہندوؤں کا خیال کہ اللہ تعالیٰ انسان کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ سراسر وہم ہے۔ اسی طرح سائنسدانوں کا بھی یہ وہم ہی وہم ہے کہ آدم کسی گمشدہ کڑی سے ارتقاء پذیر ہوا ہے پھر اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ زندگی کا جو سلسلہ سائنسدانوں نے فرض کیا ہے صحیح ہے تو پھر بھی قرآن کریم کی مثال پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ ایسی صورت میں ہم اس مثال کو زمین پر زندگی کی پیدائش کی صورت میں لے جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کا قادر مطلق ہونا ثابت کریں گے کہ اللہ تعالےٰ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ وہ بے جان مادہ سے زندگی کو نمودار کر سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو غیر فطری یا فوق الفطرت مانا جائے

اللہ تعالےٰ قادر مطلق صرف اسی وقت سمجھا جا سکتا ہے۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اپنے بعض مقاصد کے حصول کے لئے عام طریق سے انحراف بھی کر سکتا ہے اس کی مثال زمانۂ حال کے طبعیاتی سائنسدانوں نے واضح کی ہے۔ از منہ وسطیٰ کے یورپی نیچر پرستوں نے خیال کیا تھا کہ ہم دنیا میں ان عوامل کو جو فطرت میں کام کر رہے ہیں عقل سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت تک ان کو جو تفہیم ہوئی تھی وہ یہی تھی کہ یہ کارخانۂ قدرت چند بچے تلے اصولوں کے مطابق چل رہا ہے اور علت و معلول کا سلسلہ ایک نہایت مکمل سلسلہ ہے۔ جس پر انسانی عقل حاوی ہو سکتی ہے اور جو قابل فہم ہے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ چند لگے بندھے اصول معلوم ہو جائیں تو ہم عقل سے ہر چیز کی کنہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ تاہم آج کے طبعیاتی معلومات اس حد تک جا پہنچے ہیں کہ جن لگے بندھے اصولوں پر نیچر پرستی کا انحصار تھا وہ ناکافی ثابت ہوتے ہیں اور بعض ایسی باتیں معلوم ہوئی ہیں کہ جو انسانی عقل میں نہیں سما سکتیں۔ چنانچہ امریکہ کے ایک ہفت روزہ "سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ" کی اشاعت ۲۶ اگست ۱۹۶۱ء میں مسٹر ہسٹن سمتھ کا ایک مقالہ "مغربی فکر میں انقلاب" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے مقالہ نگار لکھتے ہیں:-

"جدید طبعیات ایسے مسائل ہماری عقلِ تربیت کے سامنے لا رہی ہے جن کو نازک سے نازک میزان بھی ظاہر نہیں کر سکتی اس کی بجائے یہ مسائل اشیاء کے معمولی عمل اور ہمارے حواس میں دو ٹوک افتراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ہم اسبات کا تصور کس طرح کر سکتے ہیں کہ ایک برقیہ ایک ہی وقت میں دو یا تین مختلف سمتوں میں دوڑ رہا ہے اور ایک راستہ سے دوسرے راستہ میں بغیر درمیانی خلا کو طے کئے گذر جاتا ہے۔ ہم ایسی فضا کا کیا قیاس کر سکتے ہیں جو محدود بھی ہے اور غیر محدود بھی اور روشنی جو موج بھی ہے اور ذرات بھی۔

یہ اور ہی قسم کے اسرار ہیں جن کے متعلق ہارورڈ یونیورسٹی کے مسٹر پی۔ ڈبلیو برجمین نے یہ قیاس ظاہر کیا ہے کہ:-

"ہو سکتا ہے کہ نیچر کی ساخت ایسی ہو کہ ہمارا عملی فکر اس کی حقیقت سے اتنا متوازی نہ ہو کہ ہم اسکے متعلق کچھ سوچ ہی سکیں۔ دنیا ہم اور ہماری گرفت سے باہر ہو رہی ہے۔ ہمارا واسطہ ایسی چیز سے ہے جو فی الحقیقت ناقابل تسخیر ہے ہم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں ہم کو احساس ہو رہا ہے کہ قدیم سائنس دانوں کا یہ خیال کہ یہ دنیا قابل فہم ہے۔ غلط ثابت ہو چکا ہے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ نیچر پرستوں نے جس کو آج تک "فطرت" سمجھ رکھا ہے وہ وہ "فطرت" نہیں ہے جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک فطرت ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت مسیح ابن مریم کی بن باپ کے پیدائش غیر فطری یا فوق الفطرت ہے صحیح نہیں ہے اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ایسا ہی عجیب ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انسانی قالب میں گھس آتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی فطرت اتنی پر اسرار اور غیر محدود ہے کہ اسکو انسانی قالب اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہیں وہ اس کے بغیر بھی ایسے معجزات دکھا سکتا ہے کہ ہمارا مادہ پرست ذہن بھی ان کو سمجھنے سے عاری ہے۔ اس طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مسیح ابن مریم میں حلول کر آیا تھا اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوا تھا۔ دونوں ہی غلطی پر ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے جس طرح ہر انسان میں اللہ تعالےٰ ہی اپنی روح پھونکتا ہے۔ اسی طرح اس نے مسیح ابن مریم میں بھی اپنی روح پھونکی تھی۔ اور یقیناً ایک خاص غرض کے لئے اس نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا کیا تھا۔ وہ غرض کیا تھی وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذیل کے حوالے سے ظاہر ہوتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"غرض مسیحؑ کا بن باپ پیدا ہونا بطور ایک نشان کے تھا۔ اسی خاندان میں سے جو ایک ہی جڑ رکھتا تھا اور جس میں آج تک نبی آتے رہے تھے خدا نے ایک اور شاخ پیدا کر دی اور ایک دوسری بنیاد بنی اسماعیل میں سے ڈالی۔ یہود کی حکومت کی تباہی کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ نبوت اور حکومت خدا نے اس قوم میں رکھدی تھی۔ لیکن مسیحؑ کو جب کہ بن باپ پیدا کر کے یہ بتایا کہ تمہاری بد اعمالیاں اور شوخیاں نبیوں کی تکذیب اور خدا تعالےٰ کے ماموروں سے عداوت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ اب تم بجائے منعم علیہم ہونے کے مغضوب ہوتے ہو اور نبوت کے خاندان کے انقطاع کے لئے یہ نشان ان کو دیا گیا کہ بنی اسرائیل میں سے مسیحؑ کا کوئی باپ نہ ہُوا یعنی ان کو بن باپ پیدا کر کے بتایا کہ آئندہ نبوت تم میں سے گئی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

نصرت انڈسٹریل سکول موسمی تعطیلات میں کھلا رہیگا

جو طالبات سکول اور کالج میں پڑھتی ہیں ان کو آج کل موسمی تعطیلات ہیں۔ وہ نصرت انڈسٹریل سکول سے ان دنوں فائدہ حاصل کر سکتی ہیں کیونکہ موسمی تعطیلات میں یہ سکول کھلا رہے گا۔

مشین کی کڑھائی سیکھنے والی طالبات کے لئے فیس ۳ روپے

ہاتھ کی کڑھائی سیکھنے والی طالبات کے لئے فیس ۲ روپے

داخلہ ۵ روپے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماضی کے خزانے

مامور من اللہ کو ماننے والوں کے فرائض

از حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

خشیت اللہ پیدا ہو

چاہیئے کہ وہ کہیں خدا تعالےٰ کسی گناہ کے بدلے یا کسی سستی اور کوتاہی کے باعث ہم کو پکڑ نہ لے ہم نے اس زمانہ کے مامور کو مانا ہے۔ اس لئے ہمارا کام بھی یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ کیونکہ مومن کا پہلا کام خدا سے ڈرنا ہے پھر مثلاً اگر طاعون پڑی یا کسی قسم کی کوئی اور وبا پھیلی ہو تو خدا تعالےٰ سے ڈرنے کے ماسوا احتیاط بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ تا ایسا نہ ہو کہ اس کا شکار ہو کر ایک تو خود تکلیف میں پڑیں اور دوسرے لوگوں کے لئے اعتراض کرنے کا موقعہ پیدا کریں۔

موجب فتنہ بننے سے بچو

ہماری جماعت کے ہر فرد کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کہیں لوگوں کے لئے موجب فتنہ نہ بنتا ہو۔ اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ڈرتا رہے اور دعاؤں میں لگا رہے کہ کہیں خدا تعالیٰ ہم کو پکڑ نہ لے۔ اور ہم دوسروں کے لئے موجب فتنہ نہ بنیں اور ہمیں تو دوسروں سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ ڈرنا تو صرف ان لوگوں کا خاصہ ہے۔ جو ماموروں کو مانتے ہیں اور ہم نے بھی ایک مامور کو مانا ہے۔ پس ہمیں سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

چوتھا کام

والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناھم سرًا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبی الدار

پس ایسے لوگوں کا یہ کام بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے پوری پیروی کرتے ہیں اور کسی تکلیف سے کسی دکھ سے کسی صدمہ سے اس کی پیروی کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ صبر اور استقلال کے ساتھ ہر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ مامور کے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ انہیں تکلیفیں بھی ہوتی ہیں اور انہیں اذیتیں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ مگر وہ ان سے گھبراتے نہیں بلکہ خدا پر نظر رکھتے ہیں۔ اگر وہ خوش ہو گیا تو یہ تکلیفیں تکلیفیں ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو مامور کو ماننے یا خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کے سبب ستائے اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر سے کام لیں گھبرائیں نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں یہ نہ سمجھیں کہ وہ لوگوں کے تکلیفیں دینے کا ذکر پولیس سے کریں گے تو پولیس ان کو بچالے گی۔ یا وہ تحصیلدار سے مدد چاہیں گے تو اس کی مدد سے وہ ان سے نجات پا جائیں گے۔ یا مجسٹریٹ کے سامنے شکایت کریں گے۔ تو بچائے جائیں گے بلکہ یہ سمجھیں کہ اگر کچھ کر سکتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ ورنہ اور کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی پولیس نہ کوئی تحصیلدار نہ کوئی مجسٹریٹ اور نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اگر کوئی شخص شکایت کرتا کہ مجھے مخالفین کی طرف سے یہ تکلیف دی گئی۔ یا یہ اذیت پہنچائی گئی۔ تو آپ اسے یہی فرماتے کہ صبر کرو اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ مقدمہ نہ کرو۔ پس ایسے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے ہیں۔ تکلیفیں خواہ کتنی ہی بڑھ جائیں وہ اسی کے آگے جھکتے ہیں اور صبر اور استقلال کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہر دکھ کے وقت ہر تکلیف کے وقت اور ہر نقصان کے وقت وہ اپنے رب سے ہی کہتے ہیں۔

پانچواں کام

اسی آیت میں ایک اور کام بھی ان لوگوں کا یہ بتایا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک بھاری فرض ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں۔ سب کچھ اسی کا ہے۔ اگر ہم اس کی راہ میں خرچ نہ کریں۔ اگر ہم اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے اپنے مال صرف نہ کریں۔ تو اس کی اسے کوئی پرواہ نہیں وہ اگر چاہے تو بغیر ہمارے خرچ کرنے کے لوگوں کو اسلام میں داخل کر سکتا ہے اور اسلام کو ترقی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ جو اس نے چاہا ہے کہ ہم اس مال سے اس کی راہ میں کچھ خرچ کریں تو یہ اس کا احسان ہے۔ اور ہمارے فائدہ کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم ان کاموں پر مال خرچ کریں تو یہی نہیں کہ ہم نماز پڑھیں یا روزے رکھیں یا اور نیکی کے کام کریں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے بہترین زمانہ

اور یاد رکھو کہ سب سے بڑھ کر موقعہ مال خرچ کرنے کا آجکل ہے کہ یہ ایک مامور کا زمانہ ہے۔ اور مامور کے زمانہ سے بڑھ کر اور کوئی اچھا زمانہ مال خرچ کرنے کا نہیں ہوتا۔ پس آج جو موقعہ حاصل ہے نہ پہلے تھا نہ بعد میں ہوگا۔ وہ لوگ یاد رکھیں جن کے پاس مال ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو وہ گھاٹے میں ہیں۔ اگر وہ اپنے بال بچوں پر اپنے عیش و آرام میں ہی سب کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہیں کر رہے۔ کیونکہ یہ تو ایسے کام ہیں جو چند روزہ ہیں۔ اور جو ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ کے ایک مامور نے بتایا۔ کہ ان پر خرچ کرو تو دونوں جہان کا بھلا ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیئے۔ جن کے پاس زمینیں ہیں مکانات ہیں اور اور قسم کی جائدادیں ہیں۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اور اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کے آرام اور تن آسانی پر پانی کی طرح اپنا مال بہاتے ہیں وہ بھی خدا کے منشاء کے مطابق کام نہیں کر رہے جس طرح ہم تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ وعدوں کو پورا کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت مامور کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نمازیں پڑھیں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس کی راہ میں اپنے مال بھی خرچ کریں۔

چھٹا کام

پھر ایک اور فرض بھی ہے۔ جو مامور کی جماعت کے ذمہ ہے۔ اور وہ عمدہ اخلاق ہیں۔ ایک مامور کے ماننے والی جماعت میں عمدہ اخلاق ضرور ہونے چاہئیں۔ اور دوسرے لوگوں میں اور ان میں فرق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مامور کی جماعت دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنے والی جماعت ہوتی ہے۔ اگر اس میں اور دوسرے لوگوں میں فرق نہیں تو پھر امتیاز کوئی نہیں رہتا۔ کہ یہ مامور کی جماعت ہے۔ اور یہ وہ گروہ ہے جو مامور کو نہیں مانتا۔ پس یاد رکھو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تم اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ بلکہ تمہارے ذمہ یہ بھی ہے کہ تم عمدہ اخلاق بھی دکھلاؤ۔

اخلاق فاضلہ تبلیغ مجسم ہیں

احمدی جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت عمدہ اخلاق دکھلائے کیونکہ یہ بھی ایک تبلیغ ہے۔ اگر دنیا دیکھے گی۔ کہ احمدیوں کے اخلاق اچھے ہیں۔ تو وہ آپ ہی ایمان لے آئے گی اس کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہ ہوگی پس تم عمدہ اخلاق دکھاؤ لڑائی اور جھگڑے مت کرو۔ کیونکہ اگر تم بھی لڑو اور جھگڑو گے۔ تو لوگ یہی کہیں گے کہ یہ بھی دوسروں کی طرح لڑتے جھگڑتے ہیں۔

بداخلاقی ٹھوکر کا باعث ہے

غور کرو اگر ایک شخص جو مرکز کو

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے — الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے

(مینیجر الفضل ربوہ)

دیکھنے آتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ دو احمدی آپس میں لڑ رہے ہیں تو وہ یہی کہے گا یہ تو ہم جیسے ہی ہیں پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم گھروں کو چھوڑیں دوستوں سے جدا ہوں رشتہ داروں اور عزیزوں سے منہ موڑیں جب یہ بھی ایسے ہی ہیں اور ہماری طرح ہی لڑتے جھگڑتے بھی ہیں تو پھر ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں اس لئے ہم ان میں کیوں شامل ہوں پس یاد رکھو جو لڑتا ہے وہ دین کو نقصان پہنچاتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے اس لئے احمدی جماعت کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے کہ وہ دین کو نقصان پہنچانے والی اور لوگوں کی ٹھوکر کا باعث نہ بنے بلکہ ہر موقعہ پر عمدہ اخلاق دکھائے

بدی کے بدلے نیکی کرو

احمدی جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ بدی کے بدلے بدی نہ کریں لوگ اگر دکھ دیں تو مہربانی کرو۔ لوگ اگر گھروں سے نکالیں تو ان پر شفقت کرو۔ ان میں سے جو مدد کے قابل ہو اس کی مدد کرو تا وہ دیکھیں اور محسوس کریں کہ ہم تو ان کو تباہ کرنا چاہتے تھے لیکن یہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ فائدہ پہنچاتے ہیں مامور کے ماننے والی جماعت جو ان احکام پر عمل کرتی ہے اور خدا کو راضی کرنے کے واسطے جو تکلیفیں برداشت کرتی ہے وہ چند روز

کی ہوتی ہیں انجام کار ان کو ان کاموں کی وجہ سے سکھ ملے گا اور نہ صرف سکھ ملے گا بلکہ بہشت بھی ملے گا پھر ان میں خود ہی نہ داخل ہوں گے بلکہ ان کے ساتھ انکے باپ ان کی مائیں ان کی بیویاں ان کے بچے بھی داخل ہوں گے بشرطیکہ وہ صلاحیت رکھنے والے ہوں اور مامور کے منکر نہ ہوں پس یہ کتنا بڑا عظیم الشان فائدہ ہے کہ اس چند روز کی تکلیف کے بدلے وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے رشتہ دار بھی تم بچوں کے سکھ کی خاطر دین کے کام کو نہ چھوڑو تم بیوی کی آسائش کی خاطر مامور کا ساتھ دینے سے منہ نہ موڑو تم کسی اور رشتہ دار یا کسی اور کی خاطر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو۔ یہ سب چیزیں فانی ہیں تم اس چیز کو پانے کی کوشش کرو جس میں ہمیشگی ہے

بہترین راہ

لیکن اگر تم صرف اپنے مال کا چالیسواں یا سوطواں حصہ دے دو تو ہمیشہ کی زندگی نہ صرف تمہارے لئے بلکہ تمہاری بیویوں کے لئے بھی ہو تمہارے بچوں کیلئے بھی ہو اور تمہارے لواحقین کے لئے بھی۔ تم چاہتے ہو کہ سارا فائدہ گھر لے جاؤ اور اس طرح ایک عارضی خوشی حاصل کرو یہ بہتر ہے یا یہ بہتر ہے کہ تم اور تمہارے بچے اور تمہاری بیویاں تھوڑا سا خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کی خوشی حاصل کریں پس تم سوچو کہ کونسی راہ تمہارے لئے بہتر ہے

جماعت احمدیہ چک ۳۲ جنوبی کا کامیاب جلسہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا لیکچر

جماعت احمدیہ چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مورخہ ۳۰ر جون بوقت ۹ بجے شب ایک جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے سرانجام دیئے تلاوت قرآن کریم مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی اور منظوم کلام عزیز عبد اللہ سلیم اور میاں اللہ یار صاحب آف پکہ نسوانہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم احادیث نبویہ، اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں "مقام محمدیت" کے موضوع پر نہایت مؤثر اور دلکش پیرایہ میں لیکچر دیا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لیکچر کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مخصوص انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند و ارفع مقام پر اور جناب صاحب صدر نے "فیضان محمدی" کے موضوع پر مدلل تقریریں فرمائیں کثیر تعداد میں مردوں عورتوں نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی اور نہایت خاموشی اور انہماک سے جلسہ کی کارروائی سنی جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا تسلی بخش انتظام تھا مقامی جماعت نے باہر سے تشریف لانے والے احباب کے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا جلسہ کے خاتمہ پر دعا کی گئی اور اس طرح ہمارا یہ کامیاب جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار محمد اسلم باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

مکرم میاں مراد علی صاحب مددگار کارکن دفتر خدمت درویشاں ربوہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں ان کی حالت تسلی بخش نہیں ہے تمام جسم پر ورم ہے احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو کامل شفا عطا کرے اور صحت والی زندگی سے نوازے۔ (خاکسار اقبال احمد دفتر خدمتِ درویشاں ربوہ)

عطیہ جات برائے احمدیہ کالج گھٹیالیاں

از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ

خاکسار چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا۔ چوہدری نسیم احمد صاحب ناظم انصار اللہ مجالس ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ ۱۱ر جون ۶۲ء کو لاہور سے روانہ ہو کر ۱۲ر جون ۶۲ء کو حیدر آباد پہنچے وہاں پر چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ لائینی اسٹیٹ ہمارے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے وہاں پر مکرم نوابزادہ چوہدری سعید احمد صاحب اور چوہدری محمد اکرم صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اسی دن ۱۱ بجے دوپہر کے قریب مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کی معیت میں میرپور خاص مکرم چوہدری نبی بخش صاحب مہار اور چوہدری علی احمد صاحب باجوہ کے ہاں گئے اسی دن شام کو لائینی اسٹیٹ آگئے ۱۳ر جون ۶۲ء کی صبح کو مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب کوٹ باجوہ کو ملے وہاں سے ۱۲ بجے دوپہر کے قریب نواب شاہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب رئیس باندی کو ملنے کیلئے گئے عزیز چوہدری مختار احمد صاحب کے پاس قیام کیا مکرم چوہدری صاحب موصوف سے ملاقات نہ ہو سکی ان سب احباب نے موعودہ عطیہ جات کی رقوم بہت جلد ارسال کرنے کا یقین دلایا۔ الحمد للہ

۱۵ر جون ۶۲ء کو بروز جمعہ ہم کراچی چلے گئے جمعہ کی نماز وہاں ادا کی بعد نماز جمعہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ نے ہمارے ساتھ اپنا نمائندہ چوہدری نذیر احمد صاحب کو مقرر کر دیا ہمارے قیام کراچی میں آپ نے ہمارا ہر رنگ میں تعاون کیا مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ کراچی اور ان کے رفقاء کار نے ہماری ہر رنگ میں امداد کی۔ مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب نے ایک دن ہم کو اپنی کار اسی مقصد کے لئے دی الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دیوے۔

مندرجہ ذیل احباب نے احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے لئے عطیہ جات دیئے اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دیوے اور اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ آمین

نمبر شمار	نام		نقد	وعدہ
۱۔	مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی		۶۰۰۰/- روپے	
۲۔	مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی		۱۰۰۰/- 〃	
۳۔	نواب زادہ چوہدری سعید احمد صاحب حیدر آباد		۶۰۰/- 〃	
۴۔	شیخ عبد الحفیظ صاحب آف سیالکوٹ حال کراچی		۵۰۰/- 〃	
۵۔	مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری معرفت مکرم مسعود اللہ صاحب		۵۰۰/- 〃	
۶۔	چوہدری نذیر احمد صاحب	کراچی		۵۰۰/- روپے
۷۔	قریشی محمد اقبال صاحب	〃		۲۵۰/-
۸۔	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کاٹھی	〃		۵۰۰/- 〃
۹۔	میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ	〃	۲۰۰/- 〃	
۱۰۔	مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب	〃	۱۰۰/- 〃	
۱۱۔	مکرم مرزا نذیر احمد صاحب	〃	۱۰۰/- 〃	
۱۲۔	مکرم ملک مبارک احمد صاحب	〃	۱۰۰/- 〃	
۱۳۔	چوہدری نذیر احمد آف گھٹیالیاں حال	〃	۱۰۰/- 〃	
۱۴۔	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	〃	۵۰/- 〃	۱۰۰/- 〃
۱۵۔	شیخ فیض قادر صاحب	〃	۵۰/- 〃	
۱۶۔	مرزا احمد شریف چغتائی	〃	۵۰/- 〃	
۱۷۔	بابو عنایت اللہ صاحب	〃		۱۰۰/- 〃
۱۸۔	مکرم سید محمود احمد صاحب	〃		۱۰۰/- 〃
۱۹۔	سید سخاوت شاہ صاحب	〃		۱۰۰/- 〃
۲۰۔	چوہدری سردار محمد صاحب	〃		۵۰/- 〃
	کل ۱۱۰۵۰ روپے =		۹۳۵۰/-	۱۷۰۰/-

درخواست دعا

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کے بھتیجے برادرم عبد المجید صاحب ٹانگ میں شدید درد کے باعث، پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں ۲/۱ ہفتہ سے زیر علاج ہیں، تا حال مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ ازحد تشویش ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے!

(چوہدری عبد الغنی سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ لائل پور)

تاریخ اسلام

33

شاہانِ اسلام کی رواداریاں

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی)

[illegible]

قتل کی نوعیت

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان سکھوں کے قتل کی نوعیت کیا تھی۔ یہ قتل مذہبی تھا یا سیاسی یا اس کی نوعیت کچھ اور تھی؟

شخصی دورِ حکومت

تاریخ سے ظاہر ہے کہ شخصی بادشاہت کے دور میں ایسے قتلوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ بڑے بڑے علماء۔ اولیاء۔ امراء اور شہزادے قتل کرا دئے جاتے تھے یہ قتل کبھی محض کسی موہوم خطرے کو دور کرنے کے لئے ہوتا تھا۔ جیسے عالمگیر کے پوتے "جہاندار شاہ" نے تختِ شاہی پر قدم رکھتے ہی اپنے کئی بھائیوں اور بھتیجوں کو قتل کرا دیا۔ شہنشاہ جہانگیر نے بھی جلوس شاہی کے بعد ہی اپنے لڑکے "شہزادہ خسرو" کو محض اس بناء پر نظر بند کر دیا کہ دربار کے چند امراء "شہزادہ خسرو" کے طرفدار تھے۔ اور اس کی بادشاہت کا اعلان کرنا چاہتے تھے۔

کبھی ایسے قتل بغاوت یا بدامنی پیدا کرنے کے جرم میں ہوتے تھے۔ کتنے صوبیدار اور امراء اس جرم میں مارے گئے۔ اس کی فہرست پڑھتے پڑھتے طبیعت اکتا جاتی ہے اس قسم کی مثالیں ہر قوم و ملک کے شخصی دورِ حکومت میں ملیں گی

مسلمانوں کے دورِ آمریت میں بھی ایسی سزاؤں کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں تھی اسی لئے تاریخ یہ بتانے سے قاصر ہے کہ کسی امیر وزیر یا لیڈر کے قتل پر عوام نے کوئی احتجاج بلند کیا ہو۔

یقینی طور پر سکھ لیڈروں کے قتل کی نوعیت بھی یہی تھی۔ ان میں گورو ارجن" کو تو قتل کی سزا بھی نہیں دی گئی ان پر محض جرمانہ کیا گیا۔ مگر انہوں نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کیا۔ اسی لئے ان کو قید کیا گیا اور وہ جیل میں ہی دنیائے فانی سے گذر گئے دوسرے دونوں لیڈر نقضِ امن کے جرم میں قتل کئے گئے۔ مسلمان بادشاہوں نے سکھ مذہب کی کبھی مخالفت نہیں کی۔ وہ تو اس مذہب کے قدردان تھے۔ توحید اور مساوات بابا نانک کی یہ دونوں تعلیمیں ایسی ہیں۔ جن کی کوئی مسلمان بے قدری نہیں کر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ بابا گورو نانک سے لیکر "گورو گوبند سنگھ جی" تک سکھوں کا مسلمانوں سے بڑا میل جول رہا۔ گورو رام داس" تک تو شکایت کی کوئی بات ہی پیدا نہیں ہوئی۔ جہانگیر" "عالمگیر" اور فرخ سیر" کے زمانے میں سکھ لیڈر زیرِ عتاب آئے۔ ان چند واقعات سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان سانحات کے بعد بھی سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات بہت خوشگوار رہے۔ ہر مغل بادشاہ نے سکھ گوروؤں کو جاگیریں اور روپے دئے

عالمگیر اور سکھ گورو صاحبان

عالمگیر جس نے گورو تیغ بہادر کو نقضِ امن کے جرم میں موت کی سزا دی۔ ان کے پچاس سالہ عہدِ حکومت میں چار سکھ گورو گذرے ہیں۔ گورو ہر رائے صاحب۔ گورو تیغ بہادر صاحب اور گورو گوبند سنگھ۔

گورو ہر رائے سنگھ

"گورو ہر رائے سنگھ" وہ گورو ہیں جنہوں نے عالمگیر کے مقابلے میں دارا شکوہ کی مدد کی تھی۔ اس زمانے میں تاج و تخت کی جنگ میں ہارنے والوں کا کیا انجام ہوتا تھا اگر اسے پیش نظر رکھا جائے تو حیرت آتی ہے کہ گورو ہر رائے صاحب شاہی دارو گیر سے کیسے بچ گئے وہ عالمگیر جس نے اپنے بڑے بھائی دارا شکوہ کو قتل کرا دیا۔ اور جن امراء و وزراء پر ان کی حمایت کا شبہ تھا ان سے مواخذہ کیا۔ اس عالمگیر نے گورو ہر رائے سنگھ کو کوئی سزا کیوں نہیں دی۔ اسکے جواب میں اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ گورو خاندان کا احترام کرتا تھا" تواریخ گورو خالصہ" میں گورو ہر رائے صاحب کے نام عالمگیر کا ایک خط درج کیا گیا ہے۔ اس سے بھی اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

نانک صاحب کے گھرانے کو ہم دوسرے بت پرست ہندوؤں کی طرح نہیں سمجھتے کیونکہ نانک شاہ سچے فقیر اور خدا تک پہنچے ہوئے صلح کل تھے۔ انہوں نے مکے کا حج کیا اور بہت چلہ کشی کی اسلامی ممالک میں کئی سال رہ کر مسلمانوں سے محبت پیدا کی۔ اور ان کے ساتھ مل جلکر رہتے رہے۔ انہوں نے غیریت کو دور کیا۔ امید ہے کہ آپ بھی اسی راستہ پر چلنے والے ہوں۔ آپ کی ملاقات کے لئے میرا دل بہت چاہتا ہے۔ آپ ضرور درشن دیں۔

(تواریخ گورو خالصہ)

گورو ہرکشن صاحب

گورو ہرکشن صاحب اور عالمگیر کے تعلقات ایسے تھے کہ عالمگیر نے ان کے لئے پانچ سو روپے روزینہ مقرر کر دیا تھا۔ البتہ گورو تیغ بہادر" کی عالمگیر کے ساتھ آخیر تک نباہ نہ ہو سکی۔ چند تاریخی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ اور گورو کے تعلقات کے بگاڑنے میں رقیبوں کے علاوہ خاندان کے بعض مخالف لوگوں نے بھی بڑا نمایاں حصہ لیا۔ پھر بھی عالمگیر جیسے قدر شناس و متحمل بادشاہ سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ کسی معقول وجہ کے بغیر گورو کے خلاف فیصلہ کیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لڑکے "گورو گوبند سنگھ" صاحب نے باپ کے قتل کو کوئی اہمیت نہ دی اور شاہی ملازمت اختیار کر لی عالمگیر کے بعد دکن کی مہم میں بھی وہ "بہادر شاہ اول" کے ساتھ ساتھ رہے

سکھ مسلم تعلقات بگاڑنے کے لئے انگریز دورِ حکومت میں بہت سے افسانے گھڑے گئے۔ جن سے ان تعلقات میں بڑی تلخی آئی۔ ہمیں چاہیئے کہ اب آزاد ماحول میں ان تلخیوں کو دور کرنے کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔

کتبِ سنسکرت کے ترجمے

اس کے بعد میں دولت مغلیہ کے اور ایک زریں کارنامے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ ہے کتبِ سنسکرت کے فارسی ترجمے یہ ان کی رواداری کا ایک نہایت ہی پائدار اور ٹھوس ثبوت ہے۔

"دولت مغلیہ" سے پہلے دولت غزنویہ میں بھی اخلاق و امثال کی مشہور کتاب پنچ تنتر کا فارسی ترجمہ ہوا تھا۔ پھر فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں بھی "جوالا مکھی" مندر کی کتب سنسکرت کے فارسی میں ترجمے ہوئے تھے۔ اور ان سے بھی پہلے "خلافتِ عباسیہ" کے زمانے میں ہندوستان سے سنسکرت کے سینکڑوں علماء بغداد بلائے گئے تھے اور ان کی مدد سے دار الترجمہ" میں سنسکرت کی سینکڑوں کتابوں کے عربی میں ترجمے کئے گئے تھے۔ ڈاکٹر گستاولی بان نے تمدنِ ہند" میں لکھا ہے کہ

ہمیں عربی مورخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء بغداد کے شمار میں متعدد ہندو علماء موجود تھے

دولت مغلیہ میں دربارِ بغداد کی یاد تازہ ہو گئی اسبات میں شہنشاہ اکبر اور دارا شکوہ کے کارنامے زریں حروف سے لکھنے کے لائق ہیں۔ ان کے زمانے میں بہت سی کتابوں کے فارسی میں ترجمے ہوئے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:۔ مہابھارت، راماین، اتھروید، لیلاوتی تاجک، راج ترنگنی (تاریخ کشمیر) سنسکرت لٹریچر میں تاریخ پر یہی ایک کتاب پائی جاتی ہے ہیری بنس، پنچ تنتر، سنگھاسن بتیسی اپنشد۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابوں کے فارسی میں ترجمے ہوئے میں نے اس کی ایک تفصیل اپنی کتاب "ہندو مسلم اتحاد" میں دی ہے۔

سلطان محمد ٹیپو

بظاہر دولت مغلیہ" کے بعد شاہانِ اسلام کی رواداری کا باب ختم ہو جانا چاہیئے لیکن نہیں۔ ابھی افقِ ہند پر ایک اور بادشاہ کا آفتابِ اقبال طلوع ہونے والا ہے جس کا نام سنتے ہی وطنِ عزیز کی محبت کا جذبہ سینے میں جوش مارنے لگتا ہے۔ اور وہ ہے ابو الفتح فتح علی سلطان محمد ٹیپو"

حکمرانی کا ارتقائی تصور

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دن بدن مسلمانوں کی حکومت زوال پذیر ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن ان کا تصورِ حکمرانی ارتقائی دوروں سے گذر رہا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ میسور کی تیسری جنگ کے بعد سلطان ٹیپو نے ہندوستان میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے مشہور فرانسیسی فاتح نپولین بونا پارٹ" کو جو خط لکھا ہے اس میں اپنے کو "جمہوریہ ہند کا صدرِ اعلیٰ" لکھا ہے

پارلیمانی طرز کی حکومت کا خیال

مسلمانوں میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم کرنے کا خیال رہ رہ کے ابھرتا رہا ہے۔ ہم سب سے پہلے سلطان علاء الدین خلجی کو اسکے متعلق غور و فکر کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ اسکے بعد شہنشاہ اکبر کو اسی پالیسی پر گامزن دیکھتے ہیں اور جب ہم "بہادر شاہ اول" کے زمانہ میں آتے ہیں تو ایک اسلامی مفکر کو اس مسئلہ پر غور و فکر کرتے ہوئے پاتے ہیں اور وہ ہیں سید ولی اللہ شاہ محدث دہلوی۔ آپ کی تصانیف "حجۃ اللہ البالغہ" اور "البدور البازغہ" اس پر شاہد ہیں۔ ان کے بعد اس نظرئے کو جامہ عمل پہنانے کے لئے دکن میں ایک انسان پیدا ہوتا ہے اور وہ ہے۔ ہمارے اس باب کا ہیرو۔ یعنی سلطان محمد ٹیپو۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں داخلہ

سہ سالہ ڈپلومہ کورس برائے ایسوسی ایٹ انجینیر الیکٹریکل و مکینیکل چند وظائف بنا بر قابلیت علاوہ ٹیکنیکل مضامین۔ انگلش۔ انڈسٹریل مینجمنٹ و ہیومن ریلیشنز۔ بزنس مینجمنٹ اکاؤنٹنگ بیسک سائیکالوجی و پرسنیلٹی ڈویلپمنٹ

شرائط: کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن میٹرک سائنس و ریاضی۔

اینٹی چیوٹ ٹسٹ کے یک صد نمبر۔ حاصل کردہ نمبر بورڈ یا یونیورسٹی امتحان کے نمبروں میں جمع کر کے مندرجہ ذیل ترتیب سے انتخاب

۱۔ فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن ایف ایس سی یا ایف اے فزکس و ریاضی۔

۲۔ 〃 〃 میٹرک ٹیکنیکل ہائی سکول

۳۔ میٹرک سائنس و ریاضی۔

مجوزہ فارم درخواست دفتر پرنسپل سے ½۱۰ × ½۴ سائز کے ۱۲ پیسے کے ٹکٹ والے واپسی لفافہ میں طلب کریں

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۷؍۷؍۶۲ تک

(پ ـ ش ۱۰؍۷؍۶۲ ۴۴)

(ناظر تعلیم ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے!

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ: پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۴۷۱ مکرم محمود عالم صاحب روہڑی ضلع سکھر ۶/-

۴۷۲ محترمہ شافیہ شریف صاحبہ اہلیہ عمر فاروق صاحب ایبٹ آباد ضلع ہزارہ ۷/-

۴۷۳ مکرم رفیع الدین صاحب ٹاؤن کینٹ ۱۵/-

۴۷۴ مکرم ملک خدا بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس دارالرحمت ربوہ ۵/-

۴۷۵ احباب جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور ۱۲/- بذریعہ مکرم شیخ منظور احمد صاحب

۴۷۶ محترمہ عفیفہ کریم صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۱۰/-

۴۷۷ مکرم سید مقبول احمد صاحب ابن سید عبدالستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۱۰/-

۴۷۸ محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۱۰/-

۴۷۹ احباب جماعت احمدیہ ۱۱۶ چک ہنر راد ۸۲/- بذریعہ مکرم غلام قاسم صاحب

۴۸۰ احباب جماعت بشیر آباد سٹیٹ (سندھ) ۵/- بذریعہ مکرم پیر محمد صاحب

۴۸۱ مکرم مسعود احمد صاحب برادر منصور احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۲۰/-

۴۸۲ کارکنان صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۳/-

۴۸۳ مکرم ایم فیروز دین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ۵/-

۴۸۴ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۱ ہنر راد مکرم بشیر احمد صاحب ۵/-

۴۸۵ احباب جماعت احمدیہ عارف والا بذریعہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ۵/-

۴۸۶ مکرم میاں نذیر احمد صاحب کوٹ قاضی ضلع جھنگ ۵/-

۴۸۷ مکرم جناب اللہ دتہ صاحب چک ۲۴۳ ضلع بہاول نگر ۵/-

۴۸۸ مکرم بشیر احمد خان صاحب بستی سندرانی ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۰/۴۴

۴۸۹ احباب جماعت احمدیہ چک ۸ بھوڑ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم غلام نبی صاحب ۵/-

۴۹۰ احباب جماعت احمدیہ چک ۹۶ ضلع جھنگ۔ بذریعہ مکرم علی محمد خان صاحب ۷/۸۰

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ ـ ۰	۷ ـ ۲۵	۶ ـ ۱۵	۹ ـ ۰ بھیرہ کیلئے
۲	۷ ـ ۳۰	۱۱ ـ ۳۰ ڈیرہ غازیخان	۱۱ ـ ۰	۲ ـ ۰ جوہر آباد
۳	۱۰ ـ ۳۰	۲ ـ ۴۵	۳ ـ ۴۵	۷ ـ ۰ بھیرہ کیلئے
۴	۱۲ ـ ۱۵	۵ ـ ۴۵	بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لادیں۔ (اڈہ انچارج)	
۵	۳ ـ ۱۵	۷ ـ ۴۵		
۶	۶ ـ ۱۵	۱۰ ـ ۳۰		

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے پیش نظر وعدوں میں اضافہ

امسال چندہ تحریک جدید گزشتہ سال کی نسبت پچاس ہزار روپیہ زائد فراہم کرنا ہے تا اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی مزید توسیع کی جا سکے۔ اس کے پیش نظر مخلصین سلسلہ سے وعدوں میں اضافہ کی اپیل کی جا رہی ہے چنانچہ جن دوستوں نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زائد کے اضافے پیش کئے ہیں ان کے اسماء شکریہ کیساتھ درج ذیل ہیں قارئین کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۔ بالو نذیر احمد صاحب لیبور برادر رحیم یارخان ۱۵/- روپے

۲۔ چوہدری فضل کریم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بوریوالہ ۷/- 〃

۳۔ ملک عزیز احمد صاحب 〃 ۵/- 〃

۴۔ ڈاکٹر محمد رفیق صاحب 〃 ۲۰/- 〃

۵۔ چوہدری علی محمد صاحب عامی 〃 ۱۰/- 〃

(وکیل المال تحریک جدید)

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۲۶۔ میں عائشہ بشریٰ بنت مولوی محمد عبداللہ اعجاز قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان حال بدوملہی ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء / امان ۱۳۴۱ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی منقولہ جائداد طلائی بالیاں ہیں جنکی قیمت اندازاً مبلغ ۵۰/- روپے ہیں اسکے علاوہ دستکاری سے مجھے کچھ آمد ماہوار ہو جاتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرا گزارہ بذمہ والدین ہے البتہ میں اپنی دستکاری کے ذریعہ جو آمد پیدا کروں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ جو بموجب آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء / امان ۱۳۴۱ھش الامۃ عائشہ بشریٰ۔ گواہ شد محمد عبداللہ اعجاز والد موصیہ حال بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت۔

نمبر ۱۶۶۲۷۔ میں جمال الدین ولد مہماں قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت قبل ۱۹۲۶ء ساکن گولالی پور چک ۷۲ ج ب ڈاک خانہ جھلاں ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے یعنی بمقام چک ۷۲ ج ب گولالی پور ضلع لائلپور مربع نمبر ۴۶ کا کیلا نمبر ۶ کا ۱/۲ حصہ اور کیلا نمبر ۷، ۱۵ سالم جسکی موجودہ وقت میں اندازاً قیمت کل مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت سے منہا کی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت بخشے آمین ثم آمین۔ العبد جمال الدین ولد مہماں ساکن گولالی پور چک ۷۲ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد غلام رسول ولد کالا ساکن گولالی پور چک ۷۲ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور۔ گواہ شد سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مربی جماعت احمدیہ لائلپور۔

نمبر ۱۶۶۲۸۔ میں محمد اسحٰق ولد منشی محمد دین صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ (سندھ) مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مگر میں بطور مزارعہ بشیر آباد اسٹیٹ میں کام کرتا ہوں جس سے مجھے پندرہ سو روپیہ صرف اندازاً سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد اسحٰق "بشیر آباد اسٹیٹ" گواہ شد پیر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد محمد موسیٰ بشیر آباد اسٹیٹ۔

نمبر ۱۶۶۲۹۔ میں محمد شاہ ولد سائیں اللہ دتہ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن احمد آباد ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت میرا گزارہ صرف ملازمت پر ہے جو کہ مستقل نہیں ہے۔ لہذا اس وقت میری تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپے اور ایک من گندم ہے جو کہ مبلغ ۸۰/- روپیہ ماہوار بنتی ہے۔ میں اس ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو کہ میں ہمیشہ ماہوار آمدنی پر ادا کرتا رہوں گا نیز اسکے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو وہ سب صدر انجمن احمدیہ کا حق تصور کیا جاوے گا جس پر میرے کسی رشتہ دار یا عزیز کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ العبد سائیں محمد شاہ ولد اللہ دتا شاہ۔ گواہ شد احسان اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد الراقم محمود احمد سیکرٹری وصایا احمد آباد اسٹیٹ ۱۰/۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۶۵۰۔ میں نصیر احمد ولد رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن بدوملہی ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار زندہ ہیں اور گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ زرگری مبلغ یکصد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف محمد رشید والد موصی مذکور بمقام ڈاک خانہ خاص بدوملہی۔ العبد نصیر احمد ولد رشید زرگری بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد بنیامین ولد محمد حسین سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۵۱۔ میں عبدالغنی ولد عمر الدین قوم بٹ پیشہ دکانداری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان پختہ پانچ مرلہ واقع بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں ہے اسکی قیمت مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری پرچون ۶۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط الراقم الحروف عبدالغنی بٹ ولد عمر الدین بدوملہی۔ العبد عبدالغنی بٹ ولد عمر الدین ریل بازار بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد شفیع ولد عمر الدین شادیوال ضلع گجرات حال وارد بدوملہی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۹/۴/۶۲۔

درخواست دعا

عزیزم چوہدری محمد اکرم خاں صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایف۔ او پتہ کی تکلیف سے اور ان کی بیگم صاحبہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار کی صحت بھی اچھی نہیں ہے بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و شفا عاجلہ عطا فرما وے۔

خاکسار چوہدری محمد شریف احمدی پنشنر فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آبپاشی کی مزید سہولتوں اور بجلی پیدا کرنے پر ۶۸ کروڑ روپے خرچ کئے گئے

حکومت مغربی پاکستان امسال دیہات میں بجلی پہنچانے پر خاص توجہ دے گی

لاہور ۹ جولائی۔ صوبائی حکومت سال رواں کے دوران پانی اور بجلی کی ترقی پر ۶۸ کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ یہ رقم آبپاشی کی مزید اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے، سیم اور تھور زدہ اراضی کو قابل کاشت بنانے، پانی کے نکاس، بجلی کی پیداوار بڑھانے اور دیہات میں بجلی پہنچانے پر خرچ کی جائیگی۔

اخبر ذرائع کے مطابق اس میں سے بارہ کروڑ روپے غلام محمد اور گدو بیراج کے علاقوں میں آبپاشی کے نظام کو جلد از جلد مکمل کرنے پر خرچ کئے جائینگے اس سال ٹنڈو جام پراجیکٹ کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ اس پر ایک کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ - - - -

- - - - - - - -

- - - - واضح رہے کہ اس پراجیکٹ پر لاگت کا اندازہ ساڑھے چار کروڑ روپے ہے۔ حکومت صوبہ کے جنوبی حصے میں زمین کی بحالی کے دو بڑے منصوبوں پر تین کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ ایک منصوبہ خیرپور اور دوسرا غلام محمد بیراج کے علاقہ سے متعلق ہے۔ ان دونوں منصوبوں پر اخراجات کا اندازہ سترہ کروڑ روپے ہے۔ علاقہ خیرپور کے منصوبہ پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔ مغربی پاکستان واپڈا کے تیج دو آبہ منصوبہ پر جس پر مصارف کا اندازہ تیس کروڑ روپے ہے سال رواں میں چھ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس پر کام گزشتہ سال شروع کیا گیا تھا۔ رچنا دوآب کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے علاقہ میں ٹیوب ویل چلانے پر ایک کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں آبپاشی کی چودہ چھوٹی سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔

صوبائی حکومت بجلی کی پیداوار بڑھانے اور دیہات کو منور کرنے کی سکیموں پر زیادہ زور دے رہی ہے۔ امسال بجلی کی پیداوار بڑھانے پر دس کروڑ روپے خرچ کئے جائینگے۔ ملتان

آزاد الجزائری حکومت نے بن باللہ سے مصالحت کیلئے ۲ دو وزراء رباط بھیج دیے

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے بھی فریقین میں مصالحت کرانے پر آمادگی ظاہر کر دی

الجزائر ۹ جولائی۔ آزاد الجزائر کی حکومت کے وزیر اعظم یوسف بن خدہ اور نائب وزیر اعظم محمد بن باللہ کے درمیان شدید اختلافات کو مٹانے کے لئے تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں الجزائر سے دو وزیروں کو مراکش کے دارالحکومت رباط بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں وہ محمد بن باللہ مسٹر محمد خضر اور ان کے رفیقوں سے بات چیت کریں گے۔ محمد بن باللہ پانچ دن تک مصر میں مقیم رہ کر صبح رباط روانہ ہو گئے تھے۔ حکومت نے اس کے ساتھ ہی جنگ آزادی کے اُن ممتاز رہنماؤں سے بھی مصالحت کے لئے قاصد روانہ کر دئے ہیں۔ جو اختلافات کی بناء پر اپنے اپنے دیہی مقامات پر مقیم ہو گئے ہیں۔ سیاسی اور سفارتی مبصروں نے ان مساعی کے بار آور ہونے کی امید ظاہر کی ہے۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے بھی مصالحت کرانے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

ادھر اوران اور دوسرے مقامات سے محمد بن باللہ کے حق میں زبردست مظاہروں کی اطلاعات آئی ہیں۔ مصری اخباروں کی اطلاع یہ بھی ہے کہ الجزائری فوجیں سارے ملک پر تین اطراف سے حملے کی تیاری کر رہی ہیں۔ دوسرے ممالک نے جن میں مصر، تونس اور مراکش شامل ہیں الجزائر کی موجودہ خلفشار سے الگ تھلگ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

---

۲ کے تحویل بجلی گھر کی توسیع کا کام جاری کیا جائے گا۔ کوئٹہ اور سکھر کے بجلی گھروں کی تعمیر جاری رہے گی

نصرت انڈسٹریل سکول موسمی تعطیلات میں کھلا رہے گا

جو طالبات سکول اور کالج میں پڑھتی ہیں۔ ان کو آج کل موسمی تعطیلات ہیں۔ وہ نصرت انڈسٹریل سکول سے ان دنوں فائدہ حاصل کر سکتی ہیں۔ کیونکہ موسمی تعطیلات میں یہ سکول کھلا رہے گا

مشین کی کڑھائی سیکھنے والی طالبات کے لئے فیس	۳ روپے
ہاتھ کی کڑھائی سیکھنے والی طالبات کے لئے فیس	۲ روپے
داخلہ	۵ روپے

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

شاہان اسلام کی رواداری

(بقیہ صفحہ ۵)

شنکر اچاریہ کا ذکر کر کے بار بار یہ کہتا ہے کہ جس ملک میں آپ جیسے بزرگ سیرت لوگ رہتے ہیں وہ ملک قحط، وبا۔ اور دوسری بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے شنکر اچاریہ نے جب شمالی ہند کے تیرتھ استھانوں کی یاترا کا ارادہ کیا تو سلطان نے ان کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی۔ پھر جب ان کی واپسی میں دیر ہوئی تو بڑی بے قراری کا اظہار کیا۔

(تاریخ سلطنت خداداد)

دریا دولت باغ

منفردہ قومیت کا یہ علمبردار اور حب الوطنی کا یہ مجسمہ میسور کی آخری جنگ میں انگریزوں کے ہاتھوں شہید ہو گیا۔ ان کے دشمن لارڈ ولزلی نے ان کے دربار دریا دولت باغ کی دیوار پر جو میسور کی جنگ کا نقشہ بنوایا ہے وہ آج بھی سلطان محمد ٹیپو کی حب الوطنی اور ملک سے وفاداری کی شہادت دے رہا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے تاثرات

مسلمانوں کے ارتقائی تصور مملکت اور جذبۂ رواداری سے ہندوستان میں جیسا پاکیزہ سماج قائم ہوا۔ اسکے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں کہ:۔

"ہندو مسلم دونوں امن و صلح کے ساتھ مل جل کر ایک ساتھ رہتے تھے دونوں ایک دوسرے کے تہواروں میں اور خوشیوں میں شریک ہوتے تھے ایک زبان بولتے تھے کم و بیش ایک جیسے رہتے تھے اور سب کے اقتصادی مسائل ایک سے تھے پولو ان کا پسندیدہ کھیل تھا اور ہاتھیوں کی لڑائی کا ان سب کو شوق تھا۔ (تلاش ہند صفحہ ۳۲۶)

محمد بن قاسم کے اصول

محمد بن قاسم کے زمانے میں جو یہ بات ایک اصول کے طور پر مان لی گئی تھی کہ غیر مسلموں کو بھی حکومت کے کاروبار میں شریک کرنا چاہیئے اسی کی ترقی یافتہ صورت پارلیمانی طرز حکومت ہے وہ زمانہ شخصی حکومت کا تھا اور عوام کے نزدیک اس وقت یہی طرز حکومت ملک کے لئے مفید تھا۔ اسی لئے ہم کو شخصی حکومت کے زمانے میں عوامی بغاوت کا پتہ نہیں چلتا۔ دولت مغلیہ کے عہد میں صرف "ستنامیوں" کی بغاوت کا پتہ لگتا ہے اس میں سنار۔ لوہار۔ بھنگی وغیرہ شامل تھے اس سے پہلے جتنی بغاوتیں ہوئیں وہ امراء کی بغاوتیں تھیں۔

شاہ جہاں اور سعد اللہ خاں

شاہ جہاں کا زمانہ انتہائی آسودگی خوشحالی اور دولت مغلیہ کے عروج کا زمانہ تھا ان کا خاص معتمد سعد اللہ خاں تھا۔ جو ان کا وزیر بھی تھا ان کا نظریہ یہ تھا کہ نمک حلالی مسلم ہے لیکن اگر غریبوں کی بھلائی کے راستے میں نمک حلالی روک بنے۔ تو غریبوں کی بھلائی کو ترجیح دینا چاہیئے۔ آج کا کمیونزم اس نظریئے کا ایک بھیانک انتہا پسند روپ ہے سلطان محمد ٹیپو کی سیرت بھی اسی سانچے میں ڈھلتی ہے ان کی سیرت میں عوامی احساسات کا احترام دوسرے مذاہب اور ان مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم کا جو ایک بے پناہ جذبہ نظر آتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ ایک مملکت کا صدر اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے ملک کے ہر فرد کے ملی و سیاسی احساسات کا خیال رکھتا تھا۔ سلطنت خداداد میں رعایا کے حقوق کی حفاظت اسی طرح کیگئی۔ جس طرح ایک روادار حکومت میں کی جاسکتی ہے۔ وہ اس وقت کے ایک ہندو بجوگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

انصار اللہ کے مالی حصہ کو مضبوط بنایئے

پہلے سال کی پہلی ششماہی گذر گئی

اراکین مجلس انصار اللہ سے یہ امر مخفی نہیں کہ مالی سال کی پہلی ششماہی گذر چکی ہے۔ لیکن اس وقت تک چندہ کی جو رقوم مرکز میں پہنچی ہیں۔ ان سے یہ بات واضح ہے کہ وصولی بجٹ آمد کے مطابق نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دوست دوسری ششماہی میں ہی وصولی پر زیادہ زور دیا کرتے ہیں۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ پوری مستعدی اور توجہ سے وصولی کی جائے اور جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو مرکز کے مالی حصہ کو مضبوط کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

۱۵ جولائی ـــــ یوم ماہنامہ انصار اللہ

زیادہ سے زیادہ احباب کو خریدار بنایئے

۱۵ جولائی ماہنامہ انصار اللہ کے لئے وقف فرمایئے اور خدام و انصار میں سے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)